ریفرینس نمبر: Lar 6157 بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ تاریخ: 01-12-2016

موبائل اکاؤنٹ اور فری منٹ کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک کمپنی نے یہ اسکیم بنائی ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے موبائل میں اکاؤنٹ بنالیتا ہے اور پھر ریٹیلر کے ذریعے اپنے اکاؤنٹ میں کم از کم 1000 روپیہ جمع کروادے اور ایک دن گزر جائے، تو کمپنی اس شخص کو مخصوص تعداد میں فری منٹس دے دیتی ہے۔ اس اکاؤنٹ کے کھلوانے کے لیے کوئی فارم وغیرہ فل نہیں کرنا پڑتا اور فری منٹس ملنا اس شرط کے ساتھ مشروط ہوتا ہے کہ اکاؤنٹ میں کم از کم 1000 روپیہ جمع رہیں، جیسے ہی ایک روپیہ اس مقدار سے کم ہوگا، تو یہ سہولت ختم ہو جائے گی۔

موبائل اکاؤنٹ میں ایک سہولت یہ بھی ہے کہ اپنے اس اکاؤنٹ کے ذریعے منی ٹرانسفر بھی کی جاسکتی ہے اور اس صورت میں ریٹیلر کے ذریعے بھیجنے کی نسبت 22 فیصد کم پیسے لگیں گے اور اس سہولت کے لیے پہلے سے کوئی رقم ہونا ضروری نہیں ہے۔ جس وقت رقم بھیجنی ہے اسی وقت وہ رقم ساتھ میں ٹیکس ڈلوا کر ٹرانسفر کر دیں، تو ٹرانسفر ہو جائے گی۔ ٹیکس سے مراد ٹرانسفر کی فیس ہے اور اکاؤنٹ بنانے پر بھی کسی قسم کا کوئی پیسہ نہیں لگے گا اور اس صورت میں فری منٹس وغیرہ کی کوئی سہولت بھی نہیں ملے گی، جبکہ رقم ایک دن جمع نہ رکھیں بلکہ اسی دن کے اندر ٹرانسفر کر دیں۔

اس اکاؤنٹ میں ایک سہولت یہ بھی ہے کہ اس کے ذریعے بل بھی جمع کروایا جاسکتا ہے اور یہ بل جمع کروانے کے لیے بھی کوئی رقم اکاؤنٹ میں ہونا ضروری نہیں اور اس جمع کروانے پر کوئی ٹیکس بھی نہیں لگے گا اور اس صورت میں فری منٹس وغیرہ کی کوئی سہولت بھی نہیں ملے گی، جبکہ رقم ایک دن جمع نہ رکھیں بلکہ اسی دن کے اندر ٹرانسفر کر دیں۔

شرعی رہنمائی فرمائیں کہ:

(1) اس طرح کا اکاؤنٹ کھلوا کر فری منٹس لینا جائز ہے یا نہیں اور جو ریٹیلر رقم جمع کرتا ہے، اس کے لیے کیا حکم ہے؟

(2) اگر کوئی اس ارادے سے اکاؤنٹ کھلوائے کہ میں فری منٹس نہیں لوں گا، فقط رقم ٹرانسفر کرنے یا بل جمع کروانے کے لیے رقم جمع کرواؤں گا اور اسی وقت ہی رقم ٹرانسفر کر دوں گا یا بل جمع کروادوں گا ایک دن گزرنے ہی نہیں پائے گا، تو کیا اس طرح اکاؤنٹ کھلوانا شرعاً جائز ہے؟

(3)اور اگر کسی نے اکاؤنٹ کھلوالیا ہے، کیا وہ اس اکاؤنٹ کو اس نیت سے باقی رکھ سکتا ہے کہ وہ ایک دن تک رقم جمع نہیں رہنے دے گا، بلکہ فقط رقم ٹرانسفر کرنے یا بل جمع کروانے کے لیے رقم جمع کرواکر اسی وقت رقم ٹرانسفر کر دے گا یا بل جمع کروادے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

(1)ہزار روپے اکاؤنٹ میں جمع کروانے کے بدلے جو فری منٹس ملتے ہیں، وہ سود اور حرام ہیں، لہذا اتنی یا اس سے زائد رقم مذکورہ طریقے پر جمع رکھنا ناجائز و حرام ہے اور جو ریٹیلر جمع کرے گا، وہ بھی گنہگار ہے کہ گناہ کے کام پر مدد کر رہا ہے۔

تفصیل اس میں یہ ہے کہ جمع کروائے جانے والے 1000 روپے نہ امانت ہیں اور نہ تحفہ (ہبہ) بلکہ قرض ہیں۔ تحفہ اس لیے نہیں کہ تحفہ کہتے ہیں کسی چیز کا دوسرے کو بلا عوض مالک کر دینا، جبکہ اس صورت میں مقصود اسے مالک کرنا نہیں ہوتا، مالک کرنا مقصود ہوتا، تو پیسے واپس نہ لیے جاتے۔ درر میں ہے:" ھی تملیک عین بلا عوض " ترجمہ: ہبہ نام ہے کسی عین کا بغیر عوض مالک کر دینا۔

(درر شرح غرر، ج2، ص217، دار احیاء الکتب العربیۃ)

اور امانت اس لیے نہیں کہ امانت والے پیسوں کو خرچ نہیں کر سکتے، بلکہ بعینہ وہی رقم واپس کرنی ہوتی ہے، جبکہ یہاں جمع کروائی گئی رقم کو کمپنی استعمال کرتی رہتی ہے اور واپسی میں اس کی مثل رقم دیتی ہے اور یہی قرض ہے۔ یہ بات یاد رہے کہ قرض ہونے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ قرض کا لفظ ہی استعمال کیا جائے، بلکہ اگر قرض کا لفظ استعمال نہ کیا، لیکن مقصود وہی ہے، جو قرض سے ہوتا ہے، تو وہ قرض ہی ہو گا، کیونکہ عقود میں اعتبار معانی کا ہوتا ہے۔ بدائع الصنائع میں ہے:" إذا لم یمکن تصحیحھا مضاربۃ تصح قرضا لأنہ أتی بمعنی القرض والعبرۃ فی العقود لمعانیھا " ترجمہ: جب اس کو مضاربت نہیں بنا سکتے، تو وہ قرض ہو جائے گا، کیونکہ یہ قرض کے معنی میں ہے اور عقود میں ان کے معانی کا اعتبار ہوتا ہے۔

(بدائع الصنائع، ج6، ص86، دار الکتب العلمیۃ)

اور قرض کی تعریف تنویر الابصار میں یوں بیان کی گئی ہے:" ھو عقد مخصوص یرد علی دفع مال مثلی لآخر لیرد مثلہ " ترجمہ: قرض وہ عقد مخصوص ہے، جس میں مثلی مال دیا جاتا ہے اس لیے کہ اس کا مثل واپس کیا جائے۔

(درمختار مع ردالمحتار، ج7، ص406، 07، کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں ہے:" زر امانت میں اس کو تصرف حرام ہے۔"

(فتاوی رضویہ، ج19، ص166، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

اور اس رقم کو جمع کروانے کے بدلے میں حاصل ہونے والی رقم، فری منٹس اور ایس ایم ایس، سب قرض سے حاصل ہونے والے منافع ہیں اور جو منافع قرض سے حاصل ہوتے ہیں، وہ سود ہوتے ہیں۔ حدیث پاک میں ہے:" کل قرض جر منفعۃ فھو ربا " ترجمہ: رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ قرض جو نفع کھینچے، تو وہ سود ہے۔

(مسند الحارث، ج1، ص500، مطبوعہ المدینۃ المنورۃ)

گناہ پر مدد کرنے سے قرآن پاک میں منع کیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:﴿ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔ **(سورۃ المائدۃ، پ6، آیت 2)**

(2) اگر کوئی اکاؤنٹ صرف رقم ٹرانسفر کرنے یا بل جمع کروانے کے لیے کھلوائے اور ایک دن رقم جمع نہ رہنے دے، تو اس کے باوجود اکاؤنٹ کھلوانا، جائز نہیں، کیونکہ جب یہ بات معروف ہے کہ اکاؤنٹ کھلوانے کے بعد اگر ایک دن رقم جمع رہی، تو فری منٹس ملیں گے، تو اب اکاؤنٹ کھلوانے والا گویا یہ اقرار و پیمان کر رہا ہے کہ اگر میں نے ایک دن رقم جمع رہنے دی، تو فری منٹس لوں گا اور یہ اقرار و پیمان ہی ناجائز ہے اگرچہ بعد میں ایک دن رقم جمع نہ رہنے دے۔ فتاوی رضویہ میں ہے:" **ملازمت بلا اطلاع چھوڑ کر چلا جانا اس وقت** تنخواہ قطع کرے گا نہ تنخواہ واجب شدہ کو ساقط اور اس پر کسی تاوان کی شرط کرلینی مثلا نوکری چھوڑنا چاہے، تو اتنے دنوں پہلے سے اطلاع دے، ورنہ اتنی تنخواہ ضبط ہوگی، یہ سب باطل و خلاف شرع مطہر ہے، پھر اگر اس قسم کی شرطیں عقد اجارہ میں لگائی گئیں جیسا کہ **بیانِ سوال سے ظاہر ہے کہ وقتِ ملازمت ان قواعد پر دستخط لے لیے جاتے ہیں یا ایسے شرائط وہاں مشہور و معلوم ہو کر المعروف کالمشروط ہوں، جب تو وہ نوکری ہی ناجائز و گناہ ہے کہ شرط فاسد سے اجارہ فاسد ہوا اور عقد فاسد حرام ہے اور دونوں عاقد مبتلائے گناہ اور ان میں ہر ایک پر اس کا فسخ واجب ہے** اور اس صورت میں ملازمین تنخواہ مقررکے مستحق نہ ہوں گے، بلکہ اجر مثل کے جو مشاہرہ معینہ سے زائد نہ ہوں، اجر مثل اگر مسمی سے کم ہو، تو اس قدر خود ہی کم پائیں گے **اگرچہ خلاف ورزی اصلا نہ کریں**"

(فتاوی رضویہ، ج19، ص506، 507، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

(3) اوپر واضح ہو چکا کہ یہ اکاؤنٹ کھلوانا، جائز نہیں ہے اگرچہ رقم ایک دن جمع نہ رہنے دے، کیونکہ اس میں ایک ناجائز معاہدہ موجود ہے اور ناجائز معاہدہ جس طرح ابتداءً کرنا، جائز نہیں، اسی طرح اس ناجائز معاہدے کو برقرار رکھنا بھی جائز نہیں ہوتا، لہذا جس نے اکاؤنٹ کھلوالیا ہے، اس پر لازم ہے کہ یہ اکاؤنٹ ختم کرے۔ جیسا کہ اوپر فتاوی رضویہ کے جزئیہ میں امام اہلسنت علیہ الرحمۃ نے ناجائز شرط کی وجہ سے جب عقد کو ناجائز قرار دیا، تو بعد میں اس کے فسخ کرنے کو لازم قرار دیا ہے۔

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد عرفان مدنی

01 ربیع الاول 1438ھ / 01 دسمبر 2016ء

الجواب صحیح

محمد ہاشم خان عطاری مدنی

خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ کے حصول کیلئے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیرِ اہلِ سنّت کا مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سننے اور ہر جُمعرات مغرب کی نَماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بہ نیتِ ثواب ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجاء ہے

نوٹ! دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے یا تحریر کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج darulitaahlesunnat کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔